سوال

(1000) بواسیر والا شخص جمع وتقدیم کے ساتھ نمازیں ادا کرسکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ایک شخص کوایک موذی بیماری بواسیر ہے۔ جس کی وجہ سے کبھی وضو کے بعد اسی نمازمیں وضواور کپڑے میں شک ہوجاتا ہے۔ بوجہ مجبوری امامت بھی کرانی پڑتی ہے اور مجبوری بھی رہتی ہے کہ دوسرا کوئی امام بھی نہیں۔ کیاایسا شخص نماز جمع کرکے پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ جمع تقدیم بھی جائز ہے یا نہیں؟ پھر ان مقتدیوں کا کیا ہوگا؟ نیز نماز جمع کرتے ہوئے سنت کا کیا حکم ہے؟ مقامی کےلیے اور مسافر کےلیے پوری تفصیل بحث ہو۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بواسیر میں مبتلا انسان مستحاضہ پر قیاس کرتے ہوئے جمع تاخیر کرسکتا ہے۔ اس امر کی تصریح سنن ابوداود کے 'بَابُ مَن قَالَ تُجْمَعُ بَينَ الصَّلَوتَينِ' میں موجود ہے۔

جمع تقدیم کی اجازت نہیں۔ علامہ صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَفِي الحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ لَا يُبَاحُ جَمْعُ الصَّلَاتَينِ فِي وَقتِ أَحَدِهِمَا لِلعُذرِ۔ إِذ لَو أُبِيحَ لِلعُذرِ لَكَانَتِ المُستَحَاضَةُ أَولَى مَن يُبَاحُ لَهَا ذَلِكَ وَلَم يُبَحْ لَهَا ذَلِكَ بَل أَمَرَهَا بِالتَّوقِيتِ كَمَا عَرَفتَ' سبل السلام: ۱/۱۰۲

اس حالت میں مقتدیوں کو چاہیے کہ اپنا کوئی اور امام مقرر کرلیں جو ان کو بروقت نماز پڑھائے۔ جہاں شرعاً نمازوں کو جمع کرنے کی اجازت ہو وہاں سنتیں معاف ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت جس میں ہے کہ آپﷺ نے مدینہ میں نمازوں کو جمع کیا تھا، سے استدلال کیا گیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ:805